© rasailojaraid.com

بتقریب انقلاب اکتوبر ۱۹۵۸

قائد انقلاب کے ارشادات

" اکتوبر کے انقلاب کا فلسفہ وہی ہے جو پاکستان کی تخلیق کا سبب بنا تھا ۔ برسوں کی بدنظمی اور بد دیانتی نے اس فلسفے کو نگاہوں سے اوجھل کردیا تھا اور تحریک پاکستان کے اغراض و مقاصد کو داغدار اور زنگ آلود بنادیا تھا ۔ اب انقلابی حکومت کے سامنے سب سے اہم کام یہ ہے کہ ان مقاصد کو اس طرح صیقل کیا جائے کہ انہیں اپنی کھوئی ہوئی آب و تاب اور عزت و عظمت پھر سے نصیب ہوجائے ۔ "

(بہ جواب سپاس نامۂ باشندگان لاہور ، ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۸)

" ہمارا سب سے مقدم فریضہ یہ ہے کہ ہم اس آئیڈیالوجی کا احیاء اور استحکام عمل میں لائیں جس کی رو سے پاکستان بحیثیت ایک آزاد مملکت کے وجود پذیر ہوا ۔ پاکستان ایک خطۂ زمین کا نام نہیں ۔ پاکستان سے ہماری مراد ایک ایسی ملت ہے جو اسلام پر مبنی مخصوص اخلاقی اور روحانی اقدار کی امین ہے ۔ "

(تقریر، عارضی دارالحکومت ۶ مارچ سنہ ۱۹۵۹)

" پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں کا آئینہ دار ہوگا۔ لیکن یہ ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ اسلام کے اصول غیر متبدل ہیں لیکن جزئیات ، فروعات اور طریق کار حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں ۔ ان جزئیات کو ہمارے موجودہ حالات کے مطابق مرتب ہونا چاہئے ۔ "

(تقریر، دورۂ پاک جمہوریت، ۱۷ دسمبر سنہ۱۹۵۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"اس امر کی وضاحت نہایت ضروری ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور اور محکمات کونسے ہیں اور جن طریقوں سے ان اصول کو عمل میں لایا گیا تھا وہ کیا ہیں ۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ اس بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے کہ اسلام میں کونسی باتیں اصولی اور غیر متبدل ہیں اور کونسی فروعی جن میں تغیر و تبدل کی گنجائش باقی ہے ۔"

(افتتاحی تقریر، مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ' کراچی۔ ۱۴۔ جولائی سنہ ۱۹۶۰)

"علامہ اقبال نے کس قدر سچی بات کہی ہے کہ اسلام کا پیش کردہ تصور یہ ہے کہ حیات کلی کی روحانی اساس ازلی اور ابدی ہے - لیکن اس کی نمود تغیر اور تنوع کے پیکروں میں ہوتی ہے ۔ معاشرے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اجتماعی زندگی کی تنظیم کے لئے اس کے اپنے مستقل اور ابدی اصول ہوں ۔ اس لئے کہ اس تغیر پذیر دنیا میں ابدی اصول ہی وہ محکم سہارا بن سکتے ہیں جن پر انسان اپنے قدم جما سکتا ہے ۔ لیکن اگر ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے کہ ان کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے تغیر کا کوئی امکان نہیں' اس تغیر کا جسے خود قرآن نے آیت اللہ میں شمار کیا ہے تو اس سے زندگی جو حتماً متحرک واقع ہوئی ہے، یکسر جامد بن کر رہ جائیگی ۔ یورپ کو سیاسی اور روحانی دوائر حیات میں جو ناکامی ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ ابدی اقدار پر مغرب کی گرفت باقی نہیں رہی اور گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کی قوت و شوکت میں جو ضعف آیا ہے تو اس کی وجہ جمود و تعطل ہے ۔"

(نشری تقریر، یوم انقلاب سنہ ۱۹۶۰)

© rasailojaraid.com